دوام رفع یدین

اور جھوٹی روایت کا سہارا

ماخوذ: مجلہ قافلہ حق

ناشر

مفتی شبیر احمد حنفی صاحب

النعمان سوشل میڈیا سروسز
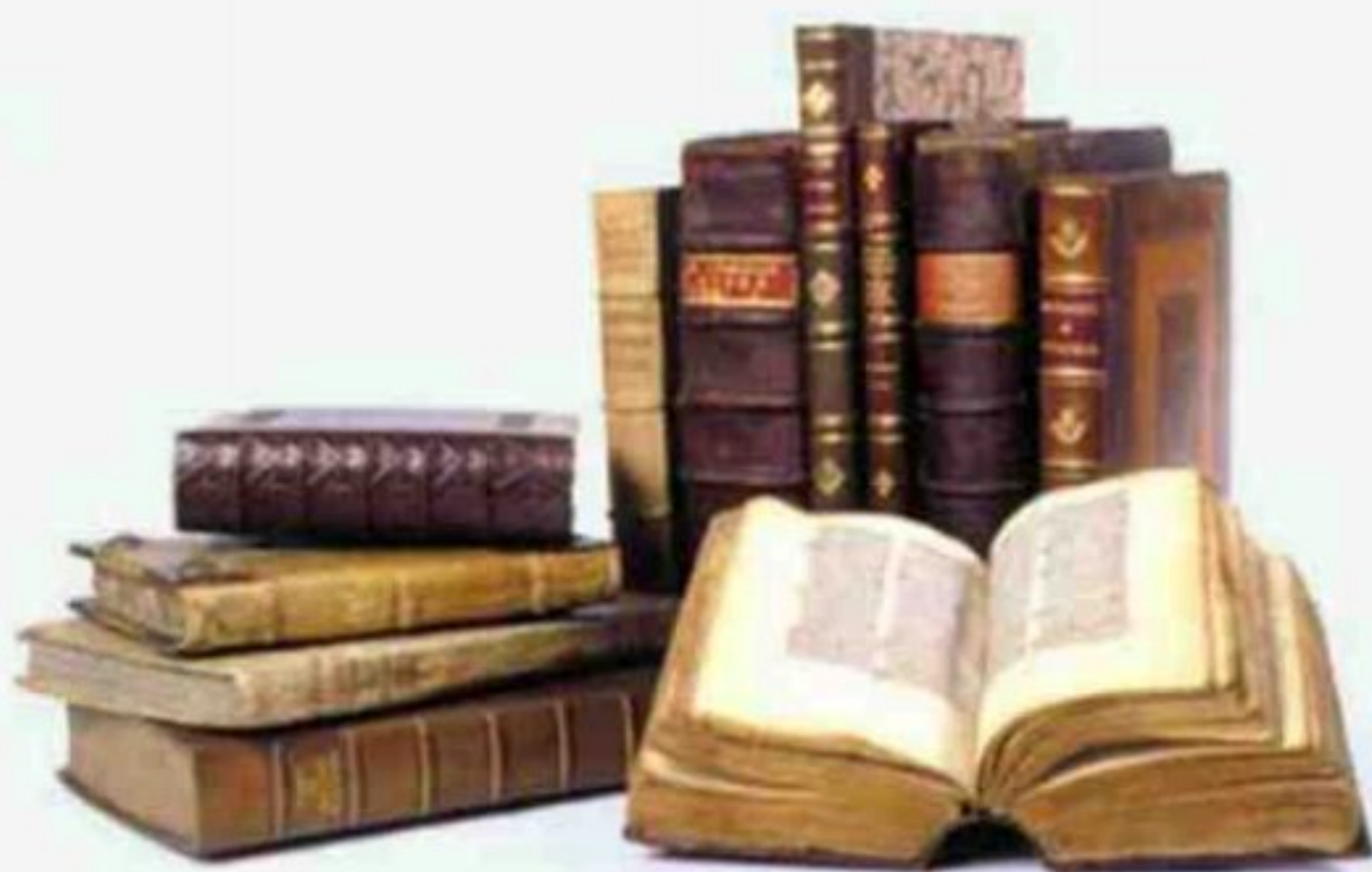
دفاع احناف لائبریری

دوامِ رفع یدین اور جھوٹی روایت کا سہارا

مفتی شبیر احمد حنفی حفظہ اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(صحیح البخاری: ج1 ص21 باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: جو شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک "جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے" بقول حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے متواتر ہے۔ (فتح الباری: ج1 ص269 باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اس متواتر حدیث کے باوجود بعض الناس حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔ اپنی تحریر، تقریر اور روزمرہ کی گفتگو میں موضوع و مردود روایات بڑی "جرأت" اور "وثوق" سے پیش کرتے ہیں۔ اس صورت حال کے پیشِ نظر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کی تحاریر و تقاریر جھوٹ کا معجون مرکب ہوتی ہیں۔ مثلاً کچھ لوگ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ رفع یدین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل تھا، ایک روایت بیان کرتے ہیں، حالانکہ یہ روایت تحقیق کی رو سے من گھڑت اور جھوٹ ہے۔ ان لوگوں کی عبارات ملاحظہ ہوں:

1: غیر مقلد عالم صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں:

"رسول اللہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور سجدوں میں رفع یدین نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے

ملتے دم تک آپؐ کی نماز اسی طرح رہی۔" (صلوٰۃ الرسول ﷺ: ص 233 ط نعمانی کتب خانہ)

2: محمد رئیس ندوی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"ابن عمر نے کہا کہ تحریمہ کی طرح رفع الیدین آپؐ بوقت رکوع بھی تا زندگی کرتے رہے حتی کہ آپؐ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔"

(رسول اکرم ﷺ کا صحیح طریقہ نماز: ص 331 ط صہیب اکیڈمی شیخوپورہ)

3: ابو خالد نور گرجاکھی لکھتے ہیں:

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سنت کے پروانے نے (كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ) فرما کر اور موجب روایت بیہقی آخر میں (حَتّٰى لَقِيَ الله) لا کر یہ ثابت کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ ابتدائے نبوت سے لے کر اپنی عمر کی آخری نماز تک رفع الیدین کرتے رہے۔"

(اثبات رفع الیدین: ص 20 ط دار التقویٰ)

4: عبد المتین میمن جوناگڑھی بھی اپنی کتاب "حدیثِ نماز" (ص 125 ط مکتبہ عزیزیہ لاہور) میں یہی روایت لائے اور لکھا:

"حَتّٰى لَقِيَ الله آپؐ کی نماز ہمیشہ اسی طرح رہی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔"

غیر مقلدین کی بیان کردہ یہ روایت "عبد الرحمٰن بن قریش بن خزیمة الهروی عن عبد الله بن احمد الدمجی عن الحسن بن عبد الله بن حمدان الرقی ثنا عصمة بن محمد الانصاری" کی سند سے شیخ ابن دقیق العید الشافعی کی کتاب "الامام" میں ہے۔ (بحوالہ نصب الرایۃ: ج 1 ص 483)

یہ روایت موضوع، من گھڑت اور کذب محض ہے کیونکہ اس میں دو راوی ہیں جو سخت مجروح اور حدیث گھڑنے والے ہیں۔ ان رواۃ کے متعلق ائمہ جرح و

تعدیل کی آراء ملاحظہ فرمائیں:

راوی نمبر۱ : عبدالرحمٰن بن قریش ابن خزیمۃ الہروی

[۱]:ابوالفضل احمد بن علی بن عمرو السلیمانی: اتهمه السليماني بوضع الحديث.

(میزان الاعتدال:ج2ص513رقم الترجمہ4692)

کہ محدث سلیمانی نے اس راوی کو حدیثیں گھڑنے کے ساتھ متہم کیا۔

[۲]:ابوبکر الخطیب البغدادی(قال): في حديثه غرائب.

(تاریخ بغداد ج8ص300)

کہ اس کی بیان کردہ حدیثوں میں غرابت(اوپراپن)ہے۔

راوی نمبر۲: عصمہ بن محمد انصاری

[۱]: ابن سعد (قال): وكان عندهم ضعيفا في الحديث.[محدثین کے ہاں یہ راوی حدیث میں ضعیف ہے] (طبقات ابن سعد ج7ص239، تاریخ بغداد ج10ص210)

[۲]: یحیی ابن معین(قال): كان كذابا،يروي احاديث كذبا...... من اكذب الناس...... يضع الحديث.[یہ جھوٹا تھا، جھوٹی احادیث روایت کرتا تھا، سب سے زیادہ جھوٹ بولتا تھا اور جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا]

(تاریخ بغداد ج10ص210، میزان الاعتدال ج3ص75، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج3ص340)

[۳]: ابوحاتم الرازی(قال) :ليس بالقوي.[یہ قوی راوی نہیں ہے]

(میزان الاعتدال ج3ص75)

[۴]: العقیلی(قال): يحدث بالاباطيل عن الثقات.[ثقہ راویوں کی طرف منسوب کرکے باطل حدیثیں بیان کرتا تھا]

(الضعفاء الکبیر للعقیلی ج3ص340، میزان الاعتدال ج3ص75)

[۵]: ابن عدی (قال): كل حديثه غير محفوظ وهو منكر الحديث۔ [اس کی تمام حدیثیں غیر محفوظ ہیں اور یہ منکر الحدیث تھا]

(الکامل لابن عدی ج7 ص89، میزان الاعتدال ج3 ص76)

[۶]: الدار قطنی (قال): متروك۔ [یہ متروک ہے]

(تاریخ بغداد ج10 ص210، میزان الاعتدال ج3 ص75)

خلاصہ: اس روایت میں کذاب، وضاع اور مجہول روات ہیں اور یہ موضوع اور من گھڑت روایت ہے۔ محدثین حضرات کا یہی فیصلہ ہے:

(۱): مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کذب [یہ روایت جھوٹی ہے]

(نیل الفرقدین: ص36)

(۲): محدث محمد بن علی النیموی: هو حديث ضعيف بل موضوع [یہ روایت (انتہائی) ضعیف بلکہ موضوع ہے] (آثار السنن: ص107)

غیر مقلدین نے امانت و دیانت کا جنازہ نکالتے ہوئے اس روایت سے استدلال کیا، حیرت ہے کہ اس کے متعلق جھوٹ بولنے، غلط بیانی کرنے اور بد دیانتی سے کام لینے سے بھی نہیں ہچکچائے۔ بطورِ مثال دو حوالے پیش خدمت ہیں:

۱: غیر مقلدین کے پیشوا مولوی نور حسین گرجاکھی نے کیا خوب کارنامہ سرانجام دیا کہ اس روایت کے کذاب اور وضاع راویوں کے بجائے اس پر بخاری و مسلم کے روایان فٹ کر دیے۔ موصوف لکھتے ہیں:

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات تک رفع یدین کرنا۔ 13۔ كان رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم يرفع يديه اذا افتتح الصلاة وإذا كبر للركوع وإذا رفع رأسه من الركوع فما زالت تلك صلاته حتى لقى الله تعالى۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے اور رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ملتے دم تک آپ کی نماز اسی طرح رہی یعنی اپنی عمر کی آخری نماز تک آپ رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرتے رہے۔

دراسات لبیب......... 14 سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور عمدہ حدیث (جس کو چھیالیس) ائمہ نے نقل کیاہے اور اس کا اسناد کتنا عمدہ ہے۔ (۱) امام مالک تو وہ تمام عالموں اور محدثوں کے پیشوا ہیں اور وہ اس کو (۲) ابنِ شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں جو اہل مدینہ کے بڑے مشہور عالم اور امام تھے اور امام زہری (۳) سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں جو بڑے تابعی اور فقیہ ہیں اور سالم (۴) حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں جو بڑے قدیم الاسلام، متبع سنت اور عالم اور بڑے درجے والے جو کان (کان یرفع یدیہ) سے حدیث نقل کر رہے ہیں اور آخر میں (فما زالت تلك صلوٰته حتی لقی الله تعالیٰ) لا کر ثابت کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر کی آخری نماز تک رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرتے رہے۔" (قرۃ العینین فی اثبات رفع الیدین: ص8،9 بحوالہ حدیث اور اہل حدیث: 431،432)

قارئین! اس من گھڑت روایت کی سند کا حال آپ پیچھے ملاحظہ فرما چکے، لیکن موصوف کی تحریف بھی دیکھیے کہ بخاری و مسلم کے رواۃ کا تذکرہ کرکے یہ باور کرا رہے ہیں کہ آخری عمر تک رفع یدین کرنے کی روایت (فما زالت تلک صلوٰتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ) بخاری کے رواۃ سے مروی ہے۔ تف ہے اس علمی بد دیانتی اور کذب بیانی پر لیکن ہمیں حیرت ہے کہ اتنی تحریف کے بعد بھی یہ لوگ "اہل حدیث" ہی بنے رہتے ہیں۔

ع زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

۲: محمد یوسف صاحب غیر مقلد کی "صداقت" بھی ملاحظہ فرمائیں، موصوف فقہ حنفی کی مشہور و معتبر کتاب "الہدایۃ" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"بیہقی کی روایت میں ابن عمر سے جس کے آخر میں ہے کہ یہی آپ کی نماز رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقی ہوئے (یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ ہدایہ ج۱ ص۳۸۶)" (حقیقۃ الفقہ: ص194)

قارئین کرام! ہمیں ہدایہ کے پورے متن میں یہ الفاظ نہیں ملے کہ مذکورہ روایت صحیح الاسناد ہے۔ جھوٹی اور من گھڑت روایت کو ثابت کرنے کے لیے غیر مقلدین کے ان "بزرگوں" کی "کوششیں" آپ نے ملاحظہ فرمالیں کہ یہ فرقہ کس طرح اپنے مسائل کو ثابت کرنے کے لیے ان روایات کا سہارا لیتا ہے۔ ان حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے "شیخ الحدیث" محمد اسماعیل سلفی کی ڈھٹائی بھی ملاحظہ فرمایئے، موصوف لکھتے ہیں:

"آج کل کے بعض حنفیہ کا اسے موضوع کہنا تعصب ہے اور جرأت الخ"

(رسول اکرم کی نماز: ص51)

خلاصہ کلام: موضوع روایت کو اس طرح جزماً پیش کرنا اور اپنے مسئلے کی بنیاد رکھنا یقیناً جرم عظیم اور بہت بڑا جھوٹ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والا شخص جہنم میں جائے گا۔ وما علینا الا البلاغ

نوٹ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری زندگی میں صرف شروع کے رفع یدین پر قائم رہے، لہذا صرف شروع نماز کا رفع یدین ہی کیا جائے اور رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدوں وغیرہ کا رفع یدین نہ کیا جائے۔ اس پر دلائل کیلیے استاذ مکرم متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن کی کتاب "نماز اہل السنت والجماعت" کا مطالعہ فرمائیں۔